اسلام اور جہاد

انیس شریف یگوی

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا﴿یاایها الذین امنوا مالکم اذا قیل لکم انفروا فی سبیل الله اثاقلتم الی الارض ارضیتم بالحیوٰۃ الدنیا من الاخرة فما متاع الحیوٰۃ الدنیا فی الاٰخرة الا قلیلOالا تنفروا یعذبکم عذابا الیما ویستبدل قوما غیرکم و لا تضروه شیئا والله علی کل شیء قدیرO﴾(سورۃ التوبۃ ۳۸۔۳۹)اے ایمان والو تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ جب تمہیں کہا جائے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کیلئے نکلو' تو تم زمین پر گرے جاتے ہو۔ کیا تم آخرت کے مقابلے میں دنیا کی زندگی پر خوش ہو گئے ہو ؟(یادرکھو) دینا کی زندگی کا مال و متاع آخرت کے مقابلے میں بہت حقیر ہے۔اگر (فرض ہونے پر بھی) تم جہاد کے لئے نہ نکلو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں دردناک عذاب دے گا اور تمھاری جگہ کسی اور قوم کو لے آئے گا اور تم اس کا کچھ نہ بگاڑ سکو گے اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

نبی آخر الزماں جناب حضرت محمد ﷺ کا ارشاد گرامی ہے "تر ی المؤمنین فی تراحمهم وتواد هم و تعاطفهم کمثل الجسد اذا اشتکیٰ عضو تد اعی له سائر جسده بالسهر و الحمی "(بخاری کتاب الادب ۴۵۲/۱۰ ،مسلم کتاب البر ۱۴۰/۱۶) تو مومنوں کو پائے گا کہ آپس کی رحمدلی' محبت اور شفقت میں ان کی مثال ایک جسم کی مانند ہے جب بھی اسکا کوئی عضو بیمار پڑ جائے تو سارا جسم اس کی وجہ سے بے خوابی اور بخار میں بلبلا اٹھتا ہے۔

جس طرح کوئی انسان یہ گوارا نہیں کرتا کہ اس کے جسم کے کسی حصے کو زخم آئے۔اسی طرح ہمیں دیگر مسلمان بھائیوں کا ہر طرح سے خیال رکھنا چاہئے ہمیں ہر وقت دیکھنا چاہئے کہ ہمارے مسلمان بھائی کس حال میں ہیں۔ کیا ان کے پاس تن ڈھانپنے کا کپڑا ہے ؟ کیا ان کو پیٹ بھرنے کیلئے کھانا میسر ہے ؟ان کے پاس رات گزارنے کے لئے کوئی ٹھکانہ موجود ہے ؟ جہاں ان تمام باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے وہاں ہم پر یہ بات بھی فرض ہے کہ ہم انکے دینی معاملات پر نظر رکھیں اور انکو نیک کاموں کی ترغیب دیں اور برائی سے منع کریں کیونکہ ہم سب مسلمان ایک جسم کی مانند ہیں۔

کوئی بھی جسم یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ اس کا ایک حصہ دوزخ میں ڈال دیا جائے۔ مسلمانوں کے اس جسد واحد کو جہنم کی آگ سے بچانے کیلئے ہمارے پاس صرف ایک ہی ذریعہ ہے یعنی نبی آخر الزماں ﷺ کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونا۔ یہی راستہ سیدھا جنت کی طرف جاتا ہے۔دیگر راستے مشکوک اور پر خطر ہیں۔

تاریخ اسلام گواہ ہے کہ ہمارے اسلاف نے اسی راستے کو اپنایا اور اللہ تعالیٰ سے ﴿رضی الله عنهم و رضوا عنه﴾(البینۃ ۸) "اللہ پاک ان سے راضی ہوا' اور وہ بھی اللہ سے راضی ہوئے " کا سرٹیفیکیٹ حاصل کیا اور اسی طرح جنت کے عالی شان محلات پر انکی ملکیت کو اللہ تعالیٰ نے قانونی شکل عطا فرمائی۔

آج مسلمانوں کی شامت اعمال کی وجہ سے اللہ تعالی نے ہم پر رسوائی اور ذلت مسلط کر دی ہے۔ قرآن مجید گواہ ہے کہ جب بھی کسی قوم نے اپنے پیغمبر کے راستے پر چلنے سے گریز کیا اس پر اللہ تعالی نے ذلت مسلط کر دی۔ طوفان نوح اور عاد وثمود پر آنے والا عذاب اور قوم لوط کی تباہی اس حقیقت کی صداقت پر روشن دلائل ہیں۔ لیکن ہم قرآن مجید کی ان آیات مبارکہ سے آنکھیں پھیر کر اپنی زندگیوں کو مکمل طور پر شیطان کے سپرد کئے ہوئے ہیں۔

کیا ہم آخرت کے مقابلے میں دینا کے مال و متاع کو محبوب جان کر قرآن مجید کے احکامات کی تکذیب اور انکار کے مرتکب نہیں ہو رہے ہیں؟ کیا یہ سچ نہیں کہ ہم نے اسی دنیا کی زیب وزینت کو عملاً مستقل اور لافانی جان لیا ہے اور ہمارے ذہنوں سے قیامت کے دن کا صحیح تصور غائب ہو چکا ہے؟

یہی وجہ ہے آج یہودی، نصرانی، ہندو اور دیگر کافر قومیں ہم پر اللہ کی زمین تنگ کئے ہوئے ہیں۔ قرآن وسنت سے ہمارا یہ باغیانہ انکار اور فرار ہمیں ذلت کے اس عمیق و تاریک گڑھے کی طرف دھکیل رہا ہے جس میں بے غیرتی اور خباثت کے عفریت منہ کھولے ہمارے گناہوں کی سزا دینے کیلئے تیار ہیں۔

آخر کیا وجہ ہے آج کشمیر، بوسنیا، صومالیہ، الجزائر، فلپائن اور فلسطین میں ہماری عزت و ناموس کو کفار پامال کر رہے ہیں اور ان کی گردنیں کاٹ کر ان کے سروں کو فٹ بال کی طرح ٹھوکر لگا رہے ہین۔ کشمیر میں ننھے منے بچوں کو بھی کمرے میں بند کر کے آگ لگایا جاتا ہے۔

یہ سب قیامتیں جو ہمارے اپنے جسم پر گزر رہی ہیں ان کی صرف یہی وجہ ہے کہ ہم نے امیر المجاہدین حضرت محمد ﷺ کی جہادی زندگی اور سیرت طیبہ کے ان پہلوؤں کو یکسر فراموش کر دیا ہے، جن کی بدولت اسلام مدینہ سے نکل کر روئے زمین کے کونے کونے تک پھیلا تھا۔

ایک طرف تمھارا تابناک ماضی، تمہاری جہادی روایتیں، تمہاری دلیری کے اعترافات تمھیں آواز دے رہے ہیں تو دوسری طرف شہادتوں کی سعادتیں تمہیں درس جہاد دے رہی ہیں۔

اٹھو اور دشمنوں کے مذموم خواب کو خاک میں ملانے کیلئے تیار ہو جاؤ۔

مرا د زندگی مقتل میں آنے ہی سے ملتی ہے حیات دائمی گردن کٹانے ہی سے ملتی ہے

☆☆☆☆☆☆☆